بنتِ حوّا

ایک عورت، ایک بیوی، ایک بہن،
بیٹی اور بیٹیوں کے والدین کو
جھنجھوڑ کر رکھ دینے والی

ایک درد سے بھری تحریر

از قلم:
کنیز اختر

پیشکش:
عبد مصطفی آفیشل

بنت حوا

کنیز اختر

عبد مصطفی آفیشل

ABOUT US

Search on Google

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Visit : abdemustafa.in

AMO

Follow us on social media networking sites

بنت حوا

ایک عورت کی پیدائش:

الحمدللہ میں ایک مومن گھرانے میں پیدا ہوئی اور اس بات کے لیے میں اللہ کا جتنا شُکر کروں کم ہے۔

کیوں نہ کروں شُکر؟

اللہ اگر چاہتا تو مجھے کسی کافر کے گھر پیدا کر سکتا تھا،

لیکن مجھے میرے رب نے مومن والدین کے گھر پیدا فرمایا،

الحمد للہ ثم الحمدللہ

جیسے ہی میں پیدا ہوئی میرے والدین نے سب سے پہلی جو آواز سُنائی وہ اس وحدہ لاشریک کا ذکر تھا

اب شُکر کا مقام ہی تو ہے نا؟

ابھی بچے نے ماں باپ کو نہیں دیکھا، اس وحدہ لاشریک کی وحدانیت کا اعلان سن لیا ہے۔

قربان صدہا صد قربان

ایسا مومن گھرانا اور ایسے ایمان والے والدین....

سبحان اللہ....

اس کے بعد مجھے ماں بابا نے دیکھا.....

میں کیوں نہ فخر کروں کہ میں ایک نبی کی پسلی سے پیدا کی گئی ہوں!

اور کیوں نہ فخر کروں کہ اللہ نے مجھے اپنے حبیب کی امت میں پیدا فرمایا ہے....

سبحان اللہ سبحان اللہ.....

عورت کا مقام:

اللہ کے حبیب نے ہمیں وہ اونچا مرتبہ دلوایا وہ مرتبہ کہ:

بابا کے لیے رحمت،

AMO

بھیا کا غرور،

شوہر کے دل کا سکون،

بچوں کے لیے جنت.....

کیا یہ میرے اللہ کا احسان نہیں؟ بہت بڑا احسان ہے......

پھر کیوں نہ اسلام کی مقدس شہزادیاں اپنے اوپر ناز کریں؟

مقام غور:

اب مقام غور.....

کیا ہم سچ میں اسلام کے دیے ہوئے مقام و مرتبے کو پہچان رہی ہیں......؟

کیا ہم نے اسلام نے جو ہم کو ذمہ داری دی ہے اس کو نبھانے کی کبھی کوشش کی ہے؟

کیا ہوا؟ ہم کون؟ کبھی خود سے پوچھا.....؟

اگر ہم پوچھیں ہمیں جواب ضرور ملے گا لیکن ہمیں اتنی فرصت نہیں!

اے میری اسلام کی مقدس شہزادیو....

ہم پہ بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں، انھیں نبھانے کا وقت اب آ گیا ہے!

ذرا خود پہ بھی غور کریں.....

الحمدللہ میں اللہ کی ایک خوبصورت تخلیق ہوں.....

اللہ نے مجھے اپنے نبی کی پسلی سے بنایا ہے.....

میں قدرت کا ایک نایاب تحفہ ہوں لیکن زمانے کے خداؤں نے میرا وہ حشر کیا کہ آپ نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہو گا........

مجھے کیا سے کیا بنا دیا..!

اللہ اکبر! زیادہ پیچھے جانے کی ضرورت نہیں بس اسلام سے پہلے کا ہی میرا حال دیکھ لیں......

AMO

اسلام سے پہلے میری کوئی اپنی پہچان ہی نہیں تھی......

کوئی مجھے زندہ در گور کرہا تو کوئی میرے ساتھ جانور سے بھی بدتر سلوک کرہا تھا....

اللہ اکبر

بیٹی زندہ در گور، بیوی سے غلام سے بھی زیادہ بدتر سلوک اور ماں کا تو پوچھو ہی مت....!

یہاں باپ مر گیا وہاں میرا سودا کیا جاتا، چاہے تو مجھے باپ کے ورثے رکھ لیتے تھے نہیں تو میرا سودا کر دیتے!

اللہ اکبر اللہ اکبر......

کیا تماشا تھا میرے وجود کا......

قربان جاؤں دینِ اسلام کے ہر ایک حکم پہ کہ کس طرح مجھے، میرے وقار و عزت کو وہ مقام دیا کہ رہتی دنیا تک اس کو کوئی نہیں بدل سکتا......

پھر میں کیوں نہ اپنے مسلمان ہونے پہ فخر کروں؟ ناز کروں! کیوں نہ اللہ کے حبیب کے بیان کردہ اصولوں اور قوانین کو اپنا نصب العین بنالوں......

میں اس کے ہر حکم اور قانون پہ صد درجے قربان کیوں نہ رہوں؟

کیوں کہ یہی وہ دین ہے جس میں اللہ کے حبیب نے فرمایا ہے...

حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے یہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذا نہ دے اور نہ برا جانے اور نہ بیٹے پہ فضیلت دے تو اللہ تعالٰی اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔

(المستدرک)

اتنا ہی؟

اللہ کے حبیب نے یہ عمل بتایا ہی نہیں بلکہ بیٹی کے ساتھ نبھایا بھی ہے......

AMO

اس کا ثبوت کئی حدیثوں سے ثابت ہے!
جب کبھی حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنھا کا شانہ حبیب پہ تشریف لاتیں تو اللہ کے حبیب ان کے استقبال کے لیے خود تشریف لاتے!
بی بی فاطمہ کا ماتھا چومتے، بے تہاشا محبت فرماتے...!
سبحان اللہ سبحان اللہ....
اللہ کے حبیب نے یہاں تک کہا ہے کی میری فاطمہ میرے کلیجے کا ٹکڑا ہے....
قربان ہوں میں دینِ اسلام پہ کہ اللہ نے اس مذہب میں مجھے پیدا فرمایا.....
وہ بیٹی کیا بیٹی تھی، اس بیٹی نے اپنے بیٹی ہونے کا پورا پورا حق ادا کیا........
یہ ہے سردارِ انبیا کی بیٹی، جنّتی عورتوں کی سردار، گھر کے سارے کام خود اپنے ہاتھوں کر رہی ہیں....
ان کے غلام طرح طرح کی نعمتیں کھا رہے ہیں اور یہ پانی پہ گزارا کر کے بھی شُکر ادا کر رہی ہیں....!
اللہ اللہ بنتِ رسول....
صبر شکر سخاوت تقویٰ پرہیزگاری یہ سب الفاظ بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنھا کے آگے چھوٹے لگتے ہیں!
اس بیٹی نے دنیاں کو ایسی مثال دی ہے کہ رہتی دنیا تک کوئی ایسی مثال قائم کر ہی نہیں سکتا! کبھی وقت ملے تو ہم غور کریں کہ اتنا اونچا مقام و مرتبہ ہمیں اسلام نے دیا! کیا ہم اس پہ کبھی غور کیے ہیں......؟
میں آپ کو یقین کے ساتھ کہوں گی، ایسا درجہ عورت کا آپ کو کسی بھی مذہب نہیں ملے گا..!
کبھی تو ہم اپنی حالتِ زار پہ رحم کریں......!
آج بابا کے گھر کی بیٹی، بھائی کی غیرت........
امّی کے آنکھوں کی ٹھنڈک.....
آج میں بیٹی ہی ہوں ابھی مجھے زندگی کے بہت مرحلے طے کرنے ہیں!

AMO

کیا میں تیار ہوں......!

میں کون اور کہاں؟

اسلام نے مجھے اپنے مستقبل کو سنوارنے کے لیے اتنے وسیع اور روشن تعلیمات فراہم کیے ہیں۔

کیا میں ان کو اپنا رہی ہوں؟

بس مجھے آگے بڑھنا ہے یہ آگے بڑھنے کی چاہ مجھے دنیا کے دلدل میں پھنسا رہی ہے بس میں پھنستی جا رہی ہوں!

میں آج اس قدر دنیاوی علوم حاصل کرنے کے بعد بھی خالی ہاتھ ہی ہوں!

میں بابا کی جان، ماں کی آنکھوں کی ٹھنڈک، والدین کے گھر کی ملکہ؛

اپنے ہی من کی کرنے والی، کبھی کبھی ماں احساس دلانے کی کوشش کر رہی ہیں پر میں اس بات کو مذاق میں لے رہی ہوں.....!

ماں زندگی کے تجربے سے ان کہی بات سے سمجھانے کی کوشش کر رہی ہیں اور میں سمجھ ہی نہیں رہی ہوں....

ہر کام میں اپنی ہی من مانی....

ایسی لاڈو ہوں میں،

اپنے بابا کے گھر کی راحتِ جان....

کل کی کچھ فکر نہیں بس اپنے بابا کے سلطنت کی راج کماری...

بابا ہر میری خواہش پہ اپنی جان نچھاور کر رہے ہیں، مجھے اعلی سے اعلی تعلیم دلانے کے لیے کوشاں ہیں!

اپنی ہر خواہش کو میرے خوابوں کو پورا کرنے پہ قربان کر رہے ہیں.....

میں میرے خوابوں کو ان کی آنکھوں میں زندہ تعبیر ہوتے دیکھتی ہوں......

اس بیٹی کو اپنی اصلیت کی ابھی پہچان ہی نہیں ہے......

AMO

ڈگری پہ ڈگری حاصل کر رہی ہے!

ماں کوشش کر رہی ہے کہ اصل بات کو دبے دبے لفظوں میں کہوں لیکن بیٹی کی خوشی، کامیابی کو دیکھ کر خاموش.....

لیکن ایک بیٹی چاہتی ہے کھل کر کہے کہ.....زندگی کے لیے صرف ڈگری ہی نہیں، تہذیب بھی چاہیے اور وہ تہذیب و تمدن صرف اور صرف ہمیں تعلیمات قرآن سے ہی حاصل ہوتا ہے.......

صرف ایک بچی نہیں:

ہم یہاں یہی سمجھتے ہیں کہ ابھی بچی ہے......

نہیں نہیں یہ بچی کی گود میں کل کی نسل پروان چڑھنی ہے.....

آج ہی اس بچی کو ایسی مضبوط بناؤ کہ کل اس کی گود میں جو نسل پروان چڑھے تو حالات کا رُخ موڑنے والی اولاد ہو....

یہ بیٹی معمولی بیٹی نہیں ہے، اس کی گود میں قوم و ملت کے جوہر پارے پل رہے ہیں، جو کل ایک مثال بنیں گے....

مجھے ایسی تعلیمات ملنی چاہیے....

لیکن نہیں مجھے ماں بابا تیز دھوپ سے بچاتے ہیں مجھے چلنے کے لیے صاف شفاف زمین ہموار کرتے ہیں....

کبھی تکلیف کو میرے قریب آنے نہیں دیتے.....

وہ جانتے ہیں کہ اُن کی شہزادی پرائی ہے......

کل کسی کے گھر کی زینت بنے گی پھر بھی سارے جہاں کی خوشیاں اس کے قدموں پہ نچھاور کرنے کے لیے دن رات خواب دیکھتے ہیں!

میرے والدین نے میری فکر میں:

AMO

وہ مجھے ایک الگ ہی معیار پہ دیکھنا چاہتے ہیں.......

اس معیار پہ پہچانے کے لیے دنیا سے مقابلہ کرنے لگے......

مقابلہ کرتے کرتے اسلامی تعلیمات سے ہی دوری ہو گئی اللہ اکبر!

میں اسلام کی بیٹی ہوں.....

بیٹی کو اپنی زندگی کی ہر جنگ خود اکیلی لڑنی پڑتی ہے!

چاہے اعتبار ہو یا کردار کی...

میں اس لیے پیدا نہیں کی گئی:

میرا معیار ہی جدا ہے لیکن دنیاں حاصل کرنے میں صرف کر دیا ہے.....

بیٹی کے لیے میرے دین اسلام نے بہت بڑا درجہ رکھا ہے۔

آہ......میں نے شائد بیٹی بن کر اسلامی معیار پہ چلنے کی کوشش ہی نہیں کی ہو......

کوئی غیر دیکھے رشک کرے لیکن خود پہ مجھے شاید افسوس ہو رہا ہے......

کیا شان ہے اسلام میں بیٹی کی لیکن میری اپنی زندگی میں اسلام شاید بس میرے نام تک ہی محدود ہے؛ نہ علم نہ عمل میں......

ابھی میں بیٹی ہی ہوں مجھے خود پہ بھی غور کرنا ضروری تھا....

ماں بابا کی بے پناہ محبت نے یہ سمجھنے ہی نہیں دیا.....

اسلام کی بیٹی ایک ذمہ دار بیٹی ہے......

تعلیمات اسلام:

اگر سچ میں بچپن میں ہی تعلیماتِ اسلام سے واقفیت حاصل ہوتی تو بابا کو بھی وہ قوم وملت کا راہنما بنا سکتی ہے۔ بھائی کے ہاتھوں کو ظلم کے خلاف تلوار اٹھانے میں مدد کر سکتی ہے......

اللہ نے عورت کے اندر وہ فطری خوبیاں رکھیں ہیں جو ایک وقت میں حالات بدل سکتی ہیں۔

AMO

لیکن تب ہی یہ بات ہو سکتی جب اس اسلام کی مقدس شہزادی کو تعلیماتِ اسلام ملے....

لگتا ہے خدا کی ذات پہ بھروسہ نہیں، آگے کی زندگی کیسی ہو گی؟ معلوم نہیں اس لیے اس بیٹی کو دنیا کی ڈگریاں پہ ڈگریاں دلوا رہے ہیں اور وہ بھی ایک ان دیکھے مستقبل کے لیے!

ارے اگر ہم دین کی تعلیم دلوائیں گے تو سچ میں اسلام کی یہ بیٹی دنیاں کے ہر حالات کا مقابلہ بہ خوبی کرے گی۔

ہم اپنے اسلاف پہ نظر کریں تو بیشمار اسلام کی بیٹیوں کی مثالیں ہمیں ملیں گی.....

اب جب میں دنیاوی طور پر ایک اچھے مقام پہ پہنچی ہوں....

اب میرے ماں بابا الگ فکر.....

ایک موڑ:

اب میرے ماں بابا کو لگتا ہے کہ انھوں نے مجھے ایک اچھے اور مضبوط مقام پر پہنچایا ہے.....

اب انھیں ایک اعلی میعار کے رشتہ کی تلاش ہے.....وہ ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں..!

کبھی کبھی فکر و پریشانی کے عالم میں انھیں ڈوبا دیکھ کر نہ جانے ایک عجیب سا خالی پن محسوس کرتے ہوئے مجھے اب خود پہ غور فکر کرنے کا موقع مل رہا ہے.....!

میں میرے ماں بابا کے لیے رحمت ہوں کہ زحمت تجسس اب زور پکڑنے لگی ہے.....!

یہی غور و فکر مجھے میرے ربّ سے جوڑ رہا ہے....

اتنی دنیا کی تعلیمات مجھے وہ سہارا نہیں دے رہی جو اللہ کے لیے کیا گیا ایک لمحۂ فکر مجھے سہارا دے رہا ہے....

خود پہ غور و فکر مجھے بہت کچھ انجانے میں سیکھا رہا ہے!

خیر ان کا خیال ہے جیسا مجھے ہم سفر چاہیے انھیں لگتا ہے مجھے ویسا ہی ہم سفر مل گیا ہے....

لیکن اب اس اسلام کی بیٹی کے اندر ایک الگ انقلاب برپا ہو گیا ہے...

AMO

میں بدل رہی ہوں:

یہ دنیاوی میعار، اعلی درجہ، مقام ومرتبہ مجھے شاید ان باتوں سے چڑھ محسوس ہونے لگی ہے.....

خیر جو اللہ کی چاہ وہی اس اسلام کی بیٹی کی چاہ......

ایک فکر..........

اسلام نے رشتہ جوڑنے کے لیے کس بات کو ترجیح دی ہے؟

دولت کو خاندان کو مقام ومرتبہ کو.....؟

یا دینداری کو اخلاق کو.....؟

ایک لڑکی کے لیے بس ایک معزز ومالدار لڑکا ہی چاہیے.....؟

کیا ایک اخلاق والے کو مالداری پہ ترجیح نہیں دی جائے گی؟

کیا مالدار لڑکا ہی زندگی میں کامیاب ہوگا.....؟

کیا کامیابی دولت وثروت ہی کمانے کا نام ہے.....؟

دینداری کے ساتھ سکون کے ساتھ بسر ہونے والی زندگی کامیاب زندگی نہیں ہے....؟

ہمیں یہ سوال اپنے آپ سے کرنے ہوں گے......

اسلام نے نکاح کتنا آسان کیا اور ہمارے نہ ختم ہونے والے خواہشات نے اس کو کتنا مشکل کیا ہے....!

نکاح:

جب تم اپنی لڑکی یا لڑکے کا نکاح کرو تو ان باتوں کو اہمیت دو......

مفہوم حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں:

1) دولت مندی

2) خاندانی شرافت

3) خوبصورتی

AMO

4)دینداری

لیکن تم دین داری کو ان سب چیزوں پر سمجھو یعنی ترجیح دو

(بخاری و مسلم مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ نمبر ۲۲۷)

لیکن آج ہم صرف اور صرف مالداری کو ہی ترجیح دے رہے ہیں.....!

تو بتاؤ اس نکاح میں کہاں سے برکت آئے گی.....؟

برکت کے لیے نکاح کر رہے ہیں تو دینداری کو ترجیح دیں.......

اسی لیے شادی سے پہلے شادی کے سارے حقوق کا علم ہونا افضل ہے.....

خیر جس معاشرے سے میں وابسطہ ہوں اس میں یہ سب کہاں؟

میں بابا کے گھر کے آنگن کے باغ کی آزاد چڑِیا تھی.....

اب میں کسی کے دل کا سکون کسی کی ذمہ داری بننے جا رہی ہوں....

اب تک بیٹی تھی اب بیوی...... گھر کی زینت........ کسی کے مال و اولاد کی حفاظت کرنے کی ذمہ دار بننے جا رہی ہوں......!

بہت سے سوالات دل و دماغ کو ایک انجان خوشی کہوں یا خوف.......؟

سمجھنے میں مجھے بہت مشکل ہو رہی ہے......

ایک عام سی لڑکی کی طرح میں خوش کیوں نہیں ہوں.....؟

یہ سوال میں خود سے کر رہی ہوں!

والدین بہن بھائیوں کی خوشی دیکھ کر اُن سے کہیں زیادہ خوش ہونے کا احساس دلانے کی کوشش کر رہی ہوں....

دنیا کی تعلیمات سے لبریز میں سبھی دخترانِ اسلام کو ایک فکر دینے کی کوشش کر رہی ہوں!

کیا ہم سچ میں ایک کامیاب زندگی کا خواب بس ایک اعلی تعلیم یافتہ شوہر ہی چاہتے ہیں؟

یا کامیابی کا مطلب کچھ اور ہے؟

زندگی تو کافر بھی اسی طرح کی جی رہے ہیں....!

کیونکہ کامیابی کا مطلب وہ بھی وہی سمجھتے ہیں....

کیا دخترانِ اسلام کی خواہش بس اتنی سی بن کر رہ گئی ہے.....؟

ایک محل نما گھر کی قیدی!

زیورات کی زنجیروں میں مقید بن کر رہنا ہی کامیاب زندگی ہے؟

یا وہ کچھ اور چاہتی ہے؟

اسلام نے اسے نکاح کے معاملات میں کہنے کا حق دیا ہے......

اس پر غور کرنا آج اسلام کی مقدس شہزادیوں کے لیے ضروری ہے

نکاح کی بات بڑھتی ہے:

خیر نِسبت طے پانے کے بعد ایک غیر شرعی رسم کو اس معاشرے نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے....

منگنی عقل والوں کے قریب بہت ہی واہیانہ رسم ہے جو ایک بے حیائی کا مجموعہ ہے....

وہ بابا جو اپنے بیٹی کو ہمیشہ دنیا کی نظروں سے بچایا کرتے کوئی غلط نظروں سے دیکھے اس کی آنکھوں کو نکال کر اسی کے ہی ہاتھ میں دیں....!

ایسی ہمت رکھنے والے.....

وہ بھائی اپنی بہن کی تعریف کسی سے سُنے تو اپنے غیرت کا جنازہ اُٹھتا محسوس کرتے.....

آج وہی بابا بھائی ایک غیر شرعی رسم میں خود منہمک ہو کر نسبت طے کی یقین دہانی کا ڈھنڈھورا پٹوا کر اپنے گھر کی عزت کا تماشہ بنا کر غیروں کی نظروں کا مرکز بن رہے ہیں...

ایک تو شریعت میں اسکی کوئی اصل ہے ہی نہیں.....(زیادہ سے زیادہ نکاح کے وعدے کو منگنی کہ لیجیے پر آج کل تو منگنی نے پرانے نکاح کو پیچھے چھوڑ دیا ہے یعنی اس قدر مبالغہ اور خرچ کہ نکاح ہو جائے)

صرف آپ کی بیٹی کی نسبت طے پائی ہے نکاح نہیں...
نکاح نہیں ہوا وہ آپ کے لڑکی کے لے نامحرم ہی ہے....
منگنی کے غیر شرعی رسموں میں اپنے گھر کی عزت و غیرت کی دھجیاں اُڑانے کے لیے سجا سنوار کر اُس کے سامنے پیش کیا جارہا ہے...
ابھی وہ آپ کی لڑکی کے لیے حلال نہیں ہے.....
جب تک نکاح نہ ہو اُس کا آپ کی لڑکی کو دیکھنا چھونا بات کرنا جائز ہی نہیں حرام ہے....(یہ الگ سی بات ہے کہ ایک نظر دیکھ سکتا ہے پر اس کا بھی کوئی طریقہ ہے اور کوئی حد ہوتی ہے)
اُسے تمام گھر والے ماں بابا بھائی بہنیں سجا سنوار اسٹیج پہ کھڑا کرتے ہیں....!(ولیمہ کی تقریب میں ایسا دیکھنے کو ملتا ہے)
یہاں کسی کو شاید بُرا لگے پر لڑکے کے دوستوں اور فوٹو وڈیو گرافر کی نظروں کی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنا کر کھڑا کیا جاتا ہے!
اللہ اکبر اللہ اکبر......
یہ کیا تماشہ ہے......؟
والدین کے لیے ایک غور کرنے کا لمحہ.....
کہاں گئی بابا کی عزت......؟
کہاں گئی بھیا کی غیرت.....؟
کہاں گئے وہ معاشرے کے تہذیب و تمدن کے ٹھیکیدار جو بات بات پر نقطہ چینی کر کے معاشرے میں اپنی غیرت کا مظاہرہ کرتے پھرتے ہیں؟
اس معملے میں اب خاموشی اختیار کیے کیوں ہیں؟
ہم کہاں جارہے ہیں.....؟

کیا یہ مقام غور نہیں غیرت مندوں کے لے......؟

نکاح آسان ہے:

اسلام نے نکاح کو بہت ہی آسان کیا ہے اور پاکیزہ طریقہ بیان کیا ہے۔

لیکن ہم نے تو منگنی میں ہی بے حیائی کی کوئی کسر نہیں چھوڑی....!

نکاح کو ذی شعور سنے تو کتنی پاکیزگی محسوس کرے لیکن چند ارمان کے مارو نے نکاح جیسے پاکیزہ رشتے کا نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا ہے......!

آج نکاح میں ارمان کے نام پہ ناجانے کتنے حرام کام ہم سے صادر ہورہے ہیں کبھی کسی نے غور کیا ہے.....؟

سوچا کتنی نمازیں قضا؟

کتنی بے پردگی؟

کتنی بد نگاہیاں ہو رہی ہیں؟

کوئی تو درد محسوس کیجیے!

ہم ایک مقدس رشتہ بنانے جارہے ہیں....

وہ بھی اللہ اور اس کے حبیب کو ناراض کر کے کیسے اس رشتہ میں برکتیں نازل ہوگی....؟

کسی کو کوئی احساس ہے؟

سب دنیا اور غیر مذہبی رنگ میں مست ہو کر اپنے اپنے ارمان پورے کر رہے ہیں؟

ایک یہ بھی:

مہندی اب دلہن کی کوئی سہیلی نہیں بلکہ مہندی ڈیزائنر! ارے وہ بھی مرد لوگ......!

اللہ اللہ کہاں مر گئی گھر کے مردوں کی غیرت......؟

کیا کر رہے ہو ہو تھوڑا تو شرم محسوس کیجیے!

AMO

کیسے نازل ہو اس جوڑے پہ اللہ کی رحمتیں......؟

اور بھی باتیں ہیں:

اب ہلدی کے نام پہ انتہاہی واہیانہ رسم ہوتی ہے!

کیا مرد کیا عورتیں دلہن کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو ہلدی ہی نہیں پانی سے ایک دوسرے کو نہلاتے پھرتے ہیں اور ہنسی مذاق کے نام پر کچھ نہیں بہت کچھ ہوتا ہے....!

پانی سے شرابور عورت کے ہر اعضا کا با آسانی جائزہ لیا جا سکتا ہے.....!!!

یہاں تو بے حیائی کی انتہا ہو گئی....!

معلوم ہے عورت کو کن کن لوگوں سے پردہ کرنا فرض ہے.......؟

جیٹھ، دیور، بہنوئی، خالہ زاد، ماموزاد، پھوپھی زاد........ ان سے بے پردگی نہیں اور نہ جانے کتنے غیر ہوں گے گنتی ہی نہیں کر سکتے ہم! ایک پاکیزہ نکاح جو اللہ تعالی کی برکتیں رحمتیں سلامتی نازل ہونے کا ذریعہ ہے اس کو ہمارے ارمانوں نے بے حیائی کا مجموعہ بنا کر چھوڑا!

ایک باشعور مومن والدین اپنے مقام و مرتبہ کو پہچان کر غور و فکر ضرور کریں کہ اللہ نے عورت کے لے کیا حکم صادر کیے ہیں کیا فرمایا ہے قرآن میں اللہ تعالٰی نے....

القرآن: اپنے گھروں پر ہی ٹھہری رہو بے پردہ نہ نکلو زمانۂ جاہلیت کی عورتوں کی طرح

یہاں تک ہے کہ تمھارا بناؤ سنگار نہ ظاہر ہو،

ہمارے معاشرے کی شادیاں اور بنا بناؤ سنگار؟

القرآن: اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو سینے میں چھپاتے ہیں۔

غور کرنے والی بات ہے جب کوئی مٹھائی کا ڈبہ کھلا چھوڑ کر یہ امید رکھے کہ کوئی مکھی اس پہ نہ بیٹھے، یہ کم عقلی ہی ہے نا؟

جتنا زیادہ میٹھا اتنی ہی زیادہ مکھیاں...!

ہر مرد اپنی آنکھوں کو کسی کی امانت میں خیانت نہ کرنے سے رہا۔

یہاں کھلی خیانت کرنے کی دعوت دی جارہی ہے!

اے میرے اسلام کی مقدس شہزادیو! تم اس دین کی ماننے والی ہو جس میں:

بیٹی ہو بابا محافظ

بہن ہو بھائی محافظ

بیوی ہو شوہر محافظ

اور تو اور ماں ہو تو بیٹا محافظ...،

حدیث ہے عورت عورت ہے جو کہ چھپانے والی چیز ہے۔

عورت جوان ہو یا بوڑھی اس کو ہر زمانے میں حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ بے ہودہ رسموں کو ختم کرکے اسلام نے جو بابرکت آسان نکاح کی تلقین کی ہے اس کو اپنا کر اپنے بچوں کی زندگی کو کامیاب بنا کر ایک ایسی بابرکت نسل کو پروان کا ذریعہ بنائیں جو اسلام کے تحفظ کے لیے اپنے آپ کو قربان کرنے میں ذرا گریز نہ کرے۔

آگے آؤ صحیح سنت کے مطابق،

نکاح کریں ہم بھی خوش اپنی اولاد بھی خوش،

آؤ آج ہم ایک نیا انقلاب برپا کریں،

ان بے اصل رسم ورواج کے خلاف...،

یہ تبھی ممکن ہو گا جب ہم دین کو سمجھیں گے،

لڑکی کے والدین علم والے ہوں گے تو ہی وہ بھی دیندار داماد کو اپنی بیٹی کے رشتہ کے لیے ترجیح دیں گے۔

آؤ ہم مالداری کو مقدم نہیں دینداری کو مقدم رکھ کر اپنی بیٹیوں کے رشتوں کو جوڑیں۔

انشاءاللہ کوئی نکاح مشکل نہیں ہو گا اور کوئی لڑکی زیادہ عمر تک اپنے والدین کے گھر نہیں بیٹھے گی....

AMO

الحمدللہ دین اسلام نے نکاح میں بھی اس اسلام کی مقدس شہزادی کو کئی جہتوں سے مقدم رکھا ہے۔
مہر کے عوض عورت سے نکاح،
یہاں مہر کی حقدار عورت ہی ہے،
کیاشان و مرتبہ عورت کا دین اسلام میں اللہ تعالٰی خود فرمارہا ہے:
القرآن: عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو
اب مہر پہ تذکرہ بڑا لمبا ہو گا بس میں ایک باشعور دوشیزۂ اسلام کو یہ بتانے کی کوشش کررہی ہوں کہ دیکھو تم کیا ہو اور تم چاہے تو کیا سے کیا کر سکتی ہو، اگر تمھارا غور و فکر اسلام کے لیے ہو...
اب میں بیٹی سے بیوی ایک آزاد پنچھی سے ذمہ دار بن گئی۔
اللہ نے قرآن میں مردوں کو تاکید کی ہے۔
القرآن: اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو
القرآن: عورتوں کے بھی مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر اچھے سلوک کے ساتھ
یعنی ایک خوش حال زندگی کی تکمیل کے لے شوہر بیوی کو ایک دوسرے کو سمجھتے ہوئے گزارنی ہوتی ہے۔
ایک ذہن میں لڑکے والوں کو دینا چاہتی ہوں کہ جب وہ لڑکی ڈھونڈنے نکلے تو بھی پہلی ترجیح لڑکی کی دینداری کو دے بس جتنا دنیاوی علم حاصل کیا یہ کافی نہیں ہے بلکہ لڑکے کے والدین کی بھی سوچ یہ ہونی چاہیے کہ جو لڑکی ہمارے گھر آئے گی تو وہ اس گھر کو جنت کا نمونہ بنائے گی، اگر وہ اسلامی تعلیمات سے آراستہ ہو تو...، اس کے لیے لڑکے والے لڑکی والوں کو یہ ذہن دیں کہ ہمیں دینی تعلیم مقدم ہے، آپ اپنی بیٹی کو دینی تعلیم سے بھی آراستہ کروائیں تاکہ ہمارے خاندان کی نسل جس گود میں پروان چڑھے وہ ایک بااخلاق کنیز فاطمہ ہو۔

AMO

کامیاب بیوی:

شوہر کی زندگی کے نشیب و فراز میں صبر شکر کا پیکر بن کر شوہر کے ساتھ ان حالات کا سامنا کرنے والی ہو،

کیونکہ زمانے نے دیکھا ہے کہ تعلیمات اسلام سے میزّن ایک لڑکی ہی ایک کامیاب بیوی بنی ہے۔

بیوی جو شوہر کے دل کا سکون ہے آج زندگی کا وبال بن کر رہ گئی ہے!

بات بات پہ لڑائی جھگڑے!

ایک دوسرے کے حقوق کی پامالی کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں!

بیوی اپنے دنیاوی حقوق کے لیے آج کورٹ کچہریوں تک چکر کاٹ رہی ہے!

بات کچھ بھی نہیں ہوتی بس دنیا حاصل کرنے کی دوڑ میں وہ ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں اور بات طلاق تک پہنچ جاتی ہے!

آج ہم غور کریں تو پہلے ہم خود سے ہی پوچھیں ہم کیا چاہتے ہیں؟

کیا حاصل کرنا ہے ہمیں؟

ایک کامیاب زندگی کا لبادہ اوڑھ کر زندگی کی گمراہیوں میں کہیں کھو تو نہیں رہے؟

کامیاب زندگی کے لیے ایک باشعور ہمسفر چاہیے جو زندگی کے ہر موڑ پر ہمیں ساتھ دینے کا احساس دلا سکے۔

اسی لیے شوہر پہ بیوی کے حقوق ہیں، ضرویات زندگی کے تمام مسائل کو وہی اٹھا سکے۔

بیوی گھر کی زینت اولاد و مال کی ضامن،

وہ روپیہ پیسے کما کر نہیں اپنی کروڑوں کی محبتیں لٹاتے ہوئے ہر نشیب و فراز میں ہمارے ساتھ کھڑا رہے اور یہی ایک کامیاب بیوی ہونے کی ضمانت ہے۔یہی کہوں گی کہ بیوی وہ شخصیت ہے جو شوہر کے لیے

AMO

کامیابی کا سامان میسر کرنے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اللہ نے عورت ہی ایسی چیز بنائی ہے جو موم کو پتھر اور پتھر کو موم بنا سکتی ہے۔

کہا گیا ہے ایک کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے

اسی لیے ہمارے اسلاف نے کہا ہے ایک مرد کی تعلیم ایک فرد کی تعلیم ایک عورت کی تعلیم سارے خاندان کی تعلیم۔

دینی دنیاوی تعلیم سے آراستہ بیوی آج قوم مسلم کی ضروت ہے کیونکہ آج مسلمان اپنے مقام ووقار کو کھو چکا ہے۔ اگر دونوں تعلیمات سے آراستہ ہو تو وہ دین کی تعلیم کی مہارت سے آج پر فتن دور کا مقابلہ کرنے کے لے اپنے شوہر کو جگا سکے گی،

وہ شوہر صرف پیسہ کمانے کی میشن بن گیا تھا آج وہ اس سوئے ہوئے مرد مجاہد کو قوم وملت کا رہنما بنا سکے گی،

آج قوم کو مجاہدہ کی ضرورت ہے،

مردِ مجاہد صرف میدان کارزار میں لڑنے والے کا نام نہیں ہے، مرد مجاہد زندگی کے ہر شعبے میں لڑنے والے کا نام ہے۔

تلوار صرف میدان کارزار میں ہی نہیں، علمی قلمی زبانی عملی تلوار جو ہر شعبہ میں چلے آج بہت ضروری ہو گئی ہے۔

جاگنا ہو گا:

آج ہم بس خود غرض بن گئے ہیں،

ہمیں آسانیاں میسر ہیں بس ہمیں اور کیا چاہیے؟

دنیا کی ہمیں کیا پڑی ہے کھاؤ پیو عیش کرو!

آج ہم اپنے گھر تک ہی محدود ہو کے رہ گئے ہیں!

AMO

ہمیں قوم وملت کا درد نہیں بس اپنے بیوی بچوں کی ہی فکر ہے !
نہیں نہیں اگر ہم آج نہیں جاگے تو بہت دیر ہو جائے گی لیکن لگتا ہے پہلے ہی بہت دیری ہوئی ہے !
آج کا نوجوان بہت غفلت میں جی رہا ہے !
بس ایک گھر گاڑی بیوی ہو گئی زندگی کامیاب...،
اب ہمیں اپنی سوچوں کو وسیع بنانے کا وقت آ گیا ہے،
جو جس میدان سے وابستہ ہے وہیں سے کوشش کی جائے،
ایک قطرہ قطرہ سمندر بن جائے گا۔
اس کے لیے ایک فطری سی بات ہے بیوی بہت اہم رول ادا کر سکتی ہے۔
دیکھا بھی گیا ہے کہ معاشرے میں ایک معمولی سا مسئلہ غیر ذمہ دار انسان کی جب شادی کرتے ہیں تو وہ شادی کے بعد ذمہ دار بن جاتا ہے۔
اور اگر ایک پڑھا لکھا نوجوان، اللہ نے اسے بہت سی صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے وہ اپنی صلاحیتیں روزی روٹی کمانے تک محدود کر دیا ہے۔
اور اگر اس نوجوان کو باصلاحیتوں والی بیوی مل گئی تو وہ اس کو آج ہماری ضرورت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے گی۔
'آج کے نوجوان کو بہت عقل و فہم سے کام لینے کی ضرورت ہے، چاہے لڑکا شوہر بن کر لڑکی بیوی بن کر اپنے استطاعت سے کام لینے کا وقت آ گیا ہے۔
ہم قوم کے نوجوان یہ دیکھیں کہ ہمارے اسلاف کے بعد ہمارے باپ داداؤں کیا کیا؟ ہم اپنے آنے والی نسلوں کے لیے مثال کیسے بنیں؟ اور صحابہ اور صحابیات کے درد کو محسوس کرتے ہوئے آؤ کچھ کر گزریں...، صرف مال و دولت کما کر زندگی گزر جانا ہی کامیابی نہیں ہے بلکہ آؤ ایک معاشراتی انقلاب برپا کر کے معاشرے کی برائیوں کو دور کریں۔

جو با اخلاق بیوی کم آمدنی میں قناعت پسند مشکل میں صابرہ بنی کھڑی رہے،
جس کی گود میں نسل پروان چڑھے وہ ایک باصلاحیت مومنہ ہو گی تو بچہ بھی ایک باصلاحیت ہی ہو گا۔
بیوی کینز فاطمہ بنے گی تو ہی بچہ زمانے کے ہزیدیوں کا مقابلہ حسین بن کر کرے گا نا...،

ایک عورت بہ حیثیت ماں:

الحمد للہ اسلام نے عورت کا مقام و مرتبہ ہر ایک روپ میں اعلی و برتر رکھا،
کیا بیٹی کیا بہن کیا بیوی کیا ماں...،
لفظِ ماں جب سنتے ہیں تو کانوں میں ایک شہد سی مٹھاس گھلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔
بیٹی رحمت، بہن غرور، بیوی سکون و چین زندگی کی زینت...،
ماں جنت رحمت نعمت برکت رفعت عزت کیا کیا اللہ کے قدرتوں کے عطا کا مجموعہ ہے اللہ اور اس کی عطا سے اس کا حبیب ہی جانے۔

القرآن: اپنی جانوں اور اپنے اہل کو اس آگ سے بچاو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام خوف سے رونے لگے اور اللہ کے حبیب سے پوچھا کہ ہم کیسے اس آگ سے خود اور اپنی اہل کو بچائیں؟
اللہ کے حبیب نے فرمایا جن باتوں کا اللہ اور اس کا حبیب تمھیں حکم دے اسے بجالاؤ اور جن باتوں سے تمھیں روکے تم اپنے آپ اور اپنے اہل کو ان باتوں سے روکو یعنی احکامِ الٰہی بجالاؤ اور حرام کاموں سے بچو۔
اب کس طرح اولاد کی تربیت کرنا یہ والدین پہ منحصر ہے:
بے شک والدین کا مقام و مرتبہ بڑا ہے لیکن والدین اپنی اولاد کو وہ ذہن تو دیں کہ وہ والدین کے مرتبہ کو پہچان سکے۔
والدین بچوں کے حق ادا کریں تو ہی بچوں کو علم ہو گا نا کہ والدین کے کیا حقوق ہیں؟

AMO

والدین کے مقام و مرتبہ کا کوئی کیا اندازہ لگا سکتا ہے۔
ان کی خدمت میں کیا کیا خزانے پوشیدہ رکھیں ہیں اللہ ہی جانے۔
اسی لیے اسلام نے نکاح میں جن باتوں کو ترجیح دی غور کریں تو عقل و شعور والوں کے لیے بہت آسانی ہو گی۔
مال و دولت حسن جمال کچھ کام نا آئے گا اخلاق کے سامنے،
بچے کی تربیت کے لیے والدین کے اخلاق کا بہت اہم رول ہے۔ اس میں بھی ماں کا رول بہت ہی معنی رکھتا ہے۔
ہم سبھی چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد با اخلاق فرمانبردار، تہذیب و تمدن کا مجموعہ بنے۔
ہر ایک والدین کی فکر ہوتی ہے کہ ان کی اولاد نیک قابل دنیا کی سب سے نامور و کامیاب اولاد بنے،
لیکن کیا چاہنے سے ہی وہ سب کچھ حاصل ہو گا یا ہمیں کوشش بھی کرنی ہو گی؟
ہر ایک یہی چارہا ہے،
چاہنا اور ہے کرنا اور بنانا اور ہے،
بچے سے آپ توقع تب رکھیں جب آپ نے اس کی تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی،
بنا کوشش اس سے فرمابرداری کی امید رکھیں؟
بہت ساری حدیثوں سے ثابت ہے کہ ماں کی تربیت بچے کی زندگی میں بہت کارگر ثابت ہوتی ہے۔
حدیث: ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہے۔
یہاں اسلام نے ماں کو کیوں ترجیح دی ہے باپ کو کیوں نہیں
یہاں بھی بات کرتی چلوں،
عقل والوں کے لیے باپ کی دنیا گھر کے باہر کی ماں کی دنیا گھر کے اندر کی، وہ عورت کبھی جس کو اپنی ہی پہچان ہی نہیں تھی آج اسلام نے اس کے گود کو ہی بچے کا پہلا مدرسہ قرار دیا ہے،

وہ عورت ماں بن کر بچے کی پہلی استاد قرار دی جا رہی ہے
جس کا ہر قول و عمل بچے کی زندگی میں بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔
زندگی ہی کیا؟
بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو ہی ماں کے حرکات و سکنات سے واقف ہوتا ہے،
ماں کی خوشی سے خوش ماں کے غم سے غمگین ہوتا ہے۔
یہ تجربہ ماہرین نفسیات کا بھی ہے جب پیٹ میں یہ عالم ہے تو دنیا میں آنے کے بعد کیا ہو گا!
اسی لیے عورت کا تعلیمی یا اخلاقی معیار بچے کے تربیت کے لے بہت ہی اہم ہے۔
اگر والدین ہی ہائے ہیلو کرنے والے مغربی تہذیب یافتہ اور بچے سے فرمابرداری کی توقع کریں تو بہت بڑی کم عقلی ہو گی۔
ہم والدین خاص کر ماں جو کہ سارا دن بچہ ماں کا ہی مشاہدہ کرتا رہتا ہے اور ماں کے فعل و عمل ہو یا قول سے بہت جلد مانوس ہوتا ہے، ہر ماں کے ماتحت ہی اولاد کی تربیت ہے۔
اسی لیے ارشاد رسول اللہ صلی علیہ وسلم ہے جن کے ماتحت میں جو لوگ ہیں ان کے متعلق قیامت میں سوال ہو گا۔
اب بچہ بھی والدین کے ماتحت ہی ہے اس میں ماں کا اہم کردار ہے۔
ماں کی ذمہ داری ہے کہ بچہ کو علم دین کی طرف مرکوز کریں،
آسانی سے جیسے بھی ہو ایمانی تربیت کرتی رہے،
جب بھی خود عبادت کرتی ہو اس وقت بچہ کو ساتھ لیں،
نماز یا تلاوت کرتے وقت بچہ کو پڑھنے کی طرف رغبت دلائیں،
جیسے جیسے بچے کی عمر بڑھنے لگے الگ الگ طریقوں سے اس کی دین کی طرف رغبت کو بڑھاتے رہیں تا کہ آگے اسے اپنے اسلاف کی جدوجہد کا درد محسوس ہوتا رہے۔

کبھی حق کی لڑائی کے لیے اسے کچھ کرنا ہو تو اسے تھوڑا بھی سوچنا نہ پڑے۔

ماں یہ بھی مصمم ارادہ کریں کہ میری گود میں جو اولاد پل رہی ہے ہے یہ معمولی اولاد نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعہ دین کے بہت سے کام ہونے ہیں،

یہ بچہ اس قوم مسلم کی ملکیت ہے،

اس پہ دین وملت کی بہت ساری ذمہ داریاں ہیں،

آپ نے تاریخ مطالعہ کیا ہو تو دین حق کی اشاعت کے لیے اسلام کی بیٹیوں نے اپنے جگر گوشوں کو کس طرح دین کے لیے نثار کیا ہے بالکل واضح ہے۔

ہر اسلامی ماں اپنے اوپر یہ ذمہ داری سمجھے کہ میری گود میں پلنے والی اولاد معمولی نہیں بلکہ دین ملت کی اس پہ ذمہ داری ہے،

اسے ایک ایسی ہستی بننا ہے جو تاریخ کو پلٹ دے۔

جو مقام ومرتبہ اسلام کے ابتداء میں تھا آج میری تربیت اولاد کے لیے اور میری اولاد کی کوشش دین کے لیے کارگر ثابت ہو،

ہر ماں یہ ذہن بنالے تو پھر سے وہی اسلام کا چمن لہلہاتا ہوا نظر آئے گا انشاء اللہ۔

ماں چاہے تو بہت کچھ کر سکتی ہے لیکن نہیں، اس اولاد کو ایک پٹاخے کی آواز سے بچاتے پھرتی ہے تو وہ کیا دین کے خدمت کے لیے نثار کرے گی؟

حدیث: ماں قدموں کے نیچے جنت ہے۔

بے شک اللہ کے حبیب کے صدقے اللہ نے ایک ماں کو وہ مرتبہ دیا ہے پر کیا یہ حدیث بچہ کو سناتے ہی رہیں گے یا اس کو وہ جنت کے راستہ پہ چلنے کے لیے آسانیاں بھی پیدا کریں گے؟

بچہ کی ایمانی تربیت اخلاقی تربیت اور فکری تربیت کرنی ہوگی۔

AMO

جب تک ماں بچے کو اللہ اور کا اس کے حبیب کا امتی بننے میں اس کی مدد نہیں کریں گے تو یہ امید چھوڑیے وہ بچہ اس کا فرمابردار بنے گا،

ایک بچہ جس کو حقوق اللہ کی پہچان ہو گی وہ بچہ حقوق العباد کی ادائیگی بھی اچھی طرح کرے گا۔

بہتر ہے کہ اپنی اولاد میں معاشرے کے اندر برائیوں کو دور کرنے والی صلاحیت پیدا کی جائے،

اور اس میں جو رول ایک ماں ادا کر سکتی ہے شاید کوئی اور ادا کر سکتا ہو۔

اللہ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے تو اس اولاد کے حق ادا کرنے والا بھی ہمیں بنائے آمین۔

باتیں بہت ہیں کرنے کو پر کاش کہ اتنی باتیں ہی دل میں اتر جائیں تو کافی ہو اور ہمارے لیے ذریعۂ نجات بن جائے۔

طالب دعا

کنیز اختر

AMO

OUR OTHER PAMPHLETS

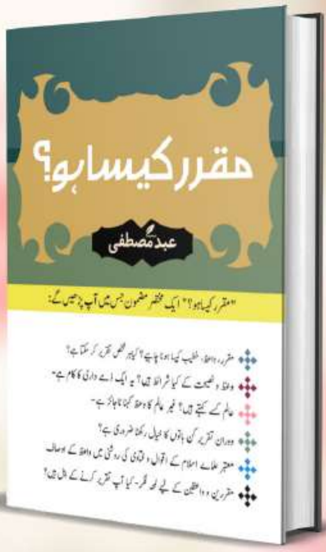

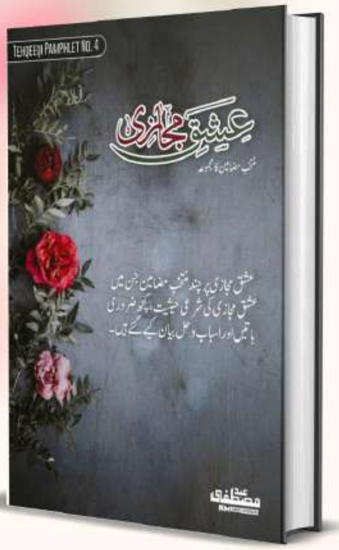

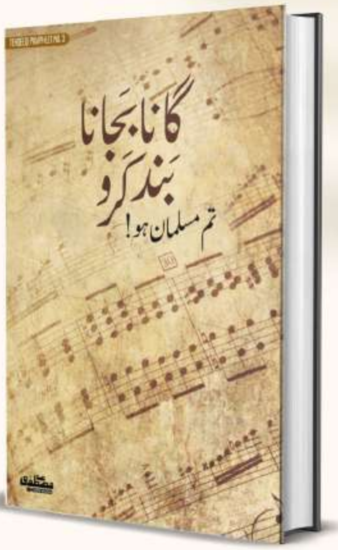

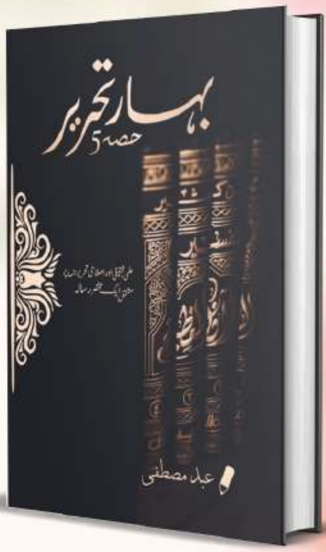

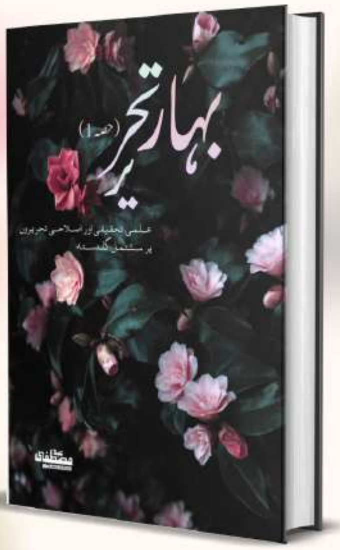

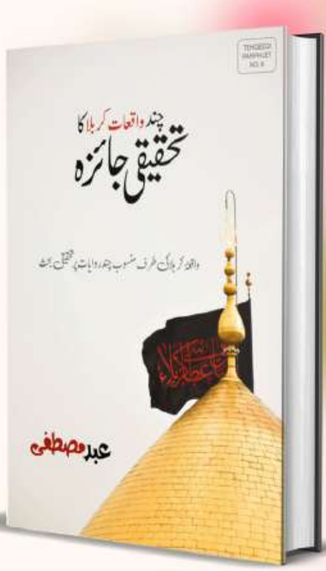

ABDE MUSTAFA OFFICIAL